حافظ محمد ابراہیم فانی

تعارف و تبصرۂ کتب

فتاویٰ عالمگیریہ مترجم عربی متن مع اردو ترجمہ	مترجم و مؤلف: مولانا ابو السعید محمد صادق مدظلہ چودہ حصص، قیمت ۴۰۶ روپے ناشر: ناظم نشر و اشاعت مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیریہ، اعوان ٹاؤن،

گرجا روڈ جی پی او، راولپنڈی۔

فقہائے احناف کی عظیم فقہی و آئینی تحقیقات کا ذخیرہ مختلف ضخیم اور نادر مجموعوں میں پھیلا پڑا تھا۔ علمی حلقوں میں سنجیدگی سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ان تحقیقات کے مجموعوں میں سے جمہور اور مفتیٰ بہ احکام منتخب کر کے یکجا جمع کئے جائیں مگر یہ کام انتہائی کٹھن تھا۔ چنانچہ عالمگیر کے دور میں سنجیدگی سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ احناف کی تحقیقات کی روشنی میں اسلام کے طے شدہ تفصیلی احکام و قوانین پر مشتمل ایک ایسا مستند مجموعہ انتخاب کر کے مدون کیا جائے جس کی بدولت ایک طرف یہاں نام نہاد دینِ الٰہی جیسی بدعات کا سدِّباب ہو۔ اور دوسری طرف یہاں کے مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی امور سے متعلق اسلام کے مفتیٰ بہ تفصیلی احکام اس ایک مجموعہ کی بدولت بسہولت فراہم ہو سکیں اور بوقتِ ضرورت متفرق مجموعوں کا احتیاج نہ رہے۔ نیز وہ مجموعہ عالمِ اسلام کے جمہور یعنی احناف کی کسی اسلامی ریاست میں اسلام کے معتمد تفصیلی احکام کے ماخذ کی حیثیت سے استعمال ہو سکے۔

چنانچہ اورنگ زیب عالمگیر نے ۱۰۷۳ھ میں مذکورہ مجموعہ فتاویٰ کی تیاری کے اہتمام کے لئے شاہی فرمان جاری کیا۔ غزنی و بخارا سے لے کر اراکان تک اور کشمیر سے لے کر کرناٹک تک مملکت کے اکیس صوبوں میں سے اس دور کے نامور اہلِ علم دارالحکومت دہلی میں جمع ہوئے۔ جن کی تعداد پانچ سو تک بتائی گئی ہے۔ انہوں نے فتاویٰ عالمگیری کی تدوین کا کام شروع کیا۔ اور مولانا نظام الدین برہانپوری اس کی تدوین کے سربراہ تھے۔ بعد ازاں شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ نے اس پر نظرِ ثانی کی۔ اس کی تدوین و تالیف اور ترتیب و پڑتال پر کام ۱۰۷۳ھ مطابق ۱۶۶۳ء شروع ہوا تھا اور ۱۰۸۱ھ / ۱۶۷۰ء تک جاری رہا۔ مولانا برہانپوری نے مختلف موضوعات کے لئے پانچ سو علماء میں سے ماہرین کی ذیلی کمیٹیاں بھی بنائی تھیں اور خود عالمگیر بھی ظہر اور عصر کے درمیان اس کے مسودوں پر نظر ڈالتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذکورہ طریق کار سے اس مجموعہ فتاویٰ کی تدوین پر سینکڑوں علمائے ربانی نے مسلسل آٹھ سالہ محنت شاقہ کی۔ اور ان کے وظائف اور تدوین کی دیگر ضروریات پر دو لاکھ یعنی موجودہ تقریباً بیس کروڑ مصارف آئے تب جاکر اکسٹھ بحثوں پر مشتمل تقریباً ایک ہزار سات سو اڑسٹھ عنوانات پر حاوی نصف لاکھ سے زائد احکام اور ایک لاکھ سے زائد سطور پر مشتمل عالم اسلام کے جمہور یعنی احناف کی تحقیقات کا ایسا مجموعہ تیار ہوا جو زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور سبھی احناف کے ہاں معتمد اور مستند ہے۔ فارسی زبان اور اردو میں اس کے تراجم بھی ہوئے بعض ناقص اور بعض غیر واضح۔

نیز جملہ تراجم عربی متن سے عاری تھے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ اس عظیم علمی شاہکار کو خوب سے خوب تر کیا جائے چنانچہ مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیری نے اس کی افادیت عام کرنے کی بساط بھر کوشش کی ہے۔ جس کی اہم خصوصیات یہ ہیں۔ یہ ترجمہ عربی متن کا حامل ہے۔ متن حوالہ اور اردو ترجمہ مع حوالہ آمنے سامنے ہے۔ اس میں سابقہ مندرجہ عنوانات بطور دفعات اور ان میں درج احکام بطور شق قرار دے کر شماریات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ حاشیہ پر وضاحتی تائیدی معلوماتی اور احکام میں باہمی رابطہ پر مشتمل حواشی موجود ہیں۔ چودہ جلدوں میں اب تک جو احکام شائع کئے جا چکے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۹۰ عنوانات میں طہارت کی مکمل بحث۔ ۱۳۲ عنوانات پر مشتمل نماز کے احکام۔ ۴۴ عناوین میں زکوٰۃ کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ روزہ کے متعلق ۱۷ عنوانات۔ حج کے بارے میں ۴۳ عنوانات۔ ۱۳ عنوانات میں عقائد کے متعلق مرتدین کے احکام۔ ۲۰ عنوانات میں حدود کی مکمل بحث۔ ۱۹ عنوانات قصاص و دیت وغیرہ کے بارے میں ہیں ۱۵ عنوانات ذکر مسجد وغیرہ کے متعلق ہیں۔ اور ۲۰ عنوانات نکاح سے تعلق رکھتے ہیں۔

ابتداء میں تعارف کے طور پر ۹۶ صفحات پر مشتمل ایک مستقل رسالہ بعنوان علمی شاہکار شائع کیا گیا ہے۔ جس میں فتاویٰ عالمگیری کی تاریخ اور پس منظر امام ابو حنیفہ اور اس کے اساتذہ و تلامذہ کا مختصر تعارف۔ فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں شریک چند علماء کبار کے حالات زندگی۔ اور اس کے ساتھ موجودہ ترجمہ کے خصائص اور مجلس منتظمہ کے ناظم اعلیٰ مولانا ابو السعید محمد صادق صاحب کے سوانحی خاکہ نے اس میں کافی نکھار پیدا کیا ہے۔

اس پس منظر میں اگر بغور دیکھا جائے تو مجلس منتظمہ اشاعت فتاویٰ عالمگیری نے وقت کی اہم ضرورت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا کارنامہ انجام دیا ہے کہ تمام عالم اسلام عموماً اور جمہور احناف بالخصوص ان کے شکرگزار رہیں گے جس حسن ترتیب سلیقہ اور عرق ریزی سے فتاویٰ عالمگیری پر کام مجلس کی جانب سے جاری ہے اگر یہ اسی انداز سے جاری رہا تو ہر طبقہ خواہ وہ علماء ہوں یا وکلاء۔ ارباب علم و دانش ہوں یا اصحاب تاریخ و نظر، ان سب حضرات کی جانب سے مجلس کی مکمل پذیرائی ہوگی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com